ماہرین ادویات کے پیشہ ورانہ انتخابات میں سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال اور دھاندلی کا تحقیقی جائزہ۔

پروفیسر ڈاکٹر طٰہٰ نذیر B.Pharm., M.Phil., Ph.D

سرپرست اعلیٰ فارماسسٹ الائینس۔ پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن

T.: +92 321 222 0885; E.: tahanazir@yahoo.com

آج کے اس حساس اور کٹھن عنوان پر قلم کشائی یقیناً بہت احتیاط کا تقاضا کرتی ہے۔ ہم نہ اس پر بولنا چاہتے تھے نہ ہی کچھ لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر یہاں کچھ ایسے تلخ محرکات آڑھے آ گئے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی لب کشائی ضروری ہوگئی۔ چنانچہ ہم صرف چند ایسے حقائق سے فارماسسٹ برادری کو خصوصی اور پوری قوم کو عمومی آگاہی فراہم کرینگے۔ جو تلخ ضرور ہیں مگر ان کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں ہوگا۔ ان حقائق کو مجموعی طور پر ہم اکثر "مصلحتاً" نظرانداز کر جاتے ہیں۔ اس مصلحت سے مراد ذاتی کمزوری، شخصی بزدلی، کسی چاہنے والے کی بدنامی یا فتنہ فساد کے برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ پھر ان سب سے بڑھ کر عمر کے اعتبار سے بزرگ شخصیات کا احترام اور ان کا کسی نہ کسی حوالے سے پیشہ فارمیسی کی خدمات کا اعتراف بھی آڑے آتا ہے۔ مگر اب ان تمام خدشات کو ایک طرف کرتے ہوئے ہمیں جرأت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ حالات ایسی نوبت پر آ چکے ہیں کہ حقائق کی پردہ کشائی ہو جانی چاہیے۔ ورنہ پیشہ فارمیسی کا مقام جوں کا توں ہی رہے گا۔ نہ مسائل حل ہونگے نہ ملکی وقومی ادویاتی معیار بہتر ہوگا۔ نہ اس پیشے سے منسلک افراد کی ہنرمندی، معیار زندگی اور حثیت و وقعت میں بہتری کی امید کی جا سکے گی۔ اور پھر ان سب سے بڑا اور قوی محرک جو اس تحریر کی وجہ بنا۔ وہ فکر آخرت اور حساب محشر ہے۔ اس فانی زندگی سے ابدی زندگی کا سفر ہے۔ جہاں علم و دانش، جوانی و توانائی، اسباب و وسائل اور عقل و فکر کی پرسش ہونی ہے۔ چنانچہ ہمیں پوری دیانتداری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اللہ کی تمام تر عنایات کے ساتھ انصاف اور اس کی نعمتوں کا شکر کرنا ہوگا۔ ذاتیات و شخصیات سے ماورا ہو کر حالات و واقعات کا جائزہ پیش کرنا ہوگا۔ حقائق و دلائل کی راہ اپناتے ہوئے بہترین انداز میں اپنی بات کرنی ہوگی لیکن پھر بھی کسی دوست کی دل آزاری پر ہم پیشگی معذرت چاہیں گے۔

احباب گرامی! پیشہ ورانہ تنظیموں اور تجارتی گروہوں کا بنیادی مقصد اپنے پیشہ اور اس سے منسلک افراد کے تحفظ و ترقی کو یقینی بنانا ہے۔ لیکن اگر یہ مقاصد حاصل نہ ہو رہے ہوں۔ تو یقیناً تحقیقی جائزہ لینے، راستے میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کرنے اور نشان منزل کی شناخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر ہم اپنی گزشتہ پچیس سالہ تاریخ پر سرسری نگاہ ڈالیں تو ہمیں پاکستان کی

واحد قانونی اور سرکاری پیشہ ورانہ تنظیم **پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن** (PPA) پر "پروفیشنل گروپ" کے نام سے ایک مخصوص گروپ بلا شرکت غیرے حکمران دکھائی دیتا ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان دو دھائیوں کے دوران کسی بھی عہدے پر، کسی اور گروپ کا کوئی ایک فرد بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس گروپ کو بنانے اور چلانے والے اکثر و بیشتر افراد پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یا مرکزی وزارت صحت (DRA) کے افسران ہیں اور بظاہر ان کا کسی بھی بڑی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں اور بہت زیادہ امکان ہے کہ یہ گروہ اپنے مالی مفادات کے تحفظ، سرکاری اختیارات کی وسعت، قیادت کی مراعات کے حصول اور پیشہ ورانہ مرتبہ و مقام کے حصول کیلئے بد دیانتی و دھاندلی کا ارتکاب کرتا ہے۔ جو فارمیسی کونسل کے توسط سے ملک کے ادویاتی تعلیمی اداروں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ڈرگ رجسٹریشن اور ریگولیشن کے اداروں کے ذریعے فارماسیوٹیکل کمپنیوں پر اپنے غیر قانونی اور بدعنوانی پر مشتمل فیصلے ٹھوستا ہے۔ صوبائی محکمہ صحت خصوصاً پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے منسلک ڈرگ انسپکٹر، ڈرگ کنٹرولر اور کوالٹی کنٹرولر آفیسر کو بروئے کار لاتے ہوئے سرکاری اختیارات کا غیر قانونی، مکروہ اور مجرمانہ استعمال کرتے ہیں۔ یقیناً ایسے غیر جمہوری و غیر قانونی طریقہ کار سے ایک کمزور بے توقیر، بے حثیت اور کھوکھلی قیادت ہی سامنے آسکتی ہے۔ جس کی بہترین مثال حالیہ پی پی اے (PPA) کے الیکشن 2014ء کے نتیجے میں معرض وجود میں آنے والی بظاہر منتخب قیادت ہے۔ جو کبھی آواری ہوٹل میں کسی پروگرام کا انعقاد کرتی ہے۔ کبھی پرل کانٹینینٹل ہوٹل میں فنکشن ہوتا ہے۔ کبھی PPA ہاؤس میں بڑے کھانے (Grand Dinner) کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کبھی کسی پرائیوٹ تعلیمی ادارے میں لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے کوئی تربیتی سیشن (Session) کیا جاتا ہے۔ اور کبھی یہ لوگ لاہور جمخانہ کلب میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ انہیں بھی پتہ ہے کہ اس سارے دھندے بازی سے نہ فارماسسٹ برادری کے مسائل حل ہو سکتے ہیں نہ ہی ہم ملک و قوم کے لیے معیاری، ادویاتی سہولیات فراہم کر سکتے ہیں۔

محترم ساتھیو! حالیہ PPA کے الیکشن 16-2014 میں پروفیشنل گروپ نے پورے پاکستان میں 100% کامیابی حاصل کی۔ جو بذات خود ان کے سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کابینہ کے 41.66% منتخب نمائندے سرکاری افسران ہیں۔ جبکہ جناب (مرکزی) صدر محترم سندھ گورنمنٹ میں ڈرگ کنٹرولر ہیں۔ 25% ادویاتی تنظیم یا ڈرگ ریگولیشن اور 20.83% تعلیمی اداروں کے اساتذہ ہیں۔ چنانچہ مرکزی PPA پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور ڈرگ ریگولیشن کے افسران مسلط ہیں۔ جن کے انداز تکلم، شان بے نیازی اور جاہ و جلال سے یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ فارمیسی برادری کا یہ پروفیشنل گروپ کے نام سے بننے والا یہ ٹولہ PPA کا انتہائی اعلی طبقہ ہے۔ جو PPA اور فارماسسٹ برادری کی پیشہ وارانہ نمائندگی کو اپنے والد محترم کی جاگیر غیث ہے۔ فارمیسی کی قیادت و راہنمائی کو اپنا اصولی و قانونی حق غیث ہے۔ اور ماہرین ادویات کے حقوق کے لیے کسی بھی طرح کے خطرے اور نقصان سے اختراز (avoid) کرنا اپنی سرکاری ذمہ داری غیث ہے۔ کیونکہ یہ بنیادی طور پر اپنے مفادات کے غلام ہیں۔ سرکاری ملازم ہیں۔ حکومتی نمائندوں کی حیثیت سے ماہرین ادویات کے کسی بھی طرح کے پیشہ وارانہ مفادات کو کچل کر ہر صورت میں حکومتی

فیصلہ جات کا نفاذ ان کے فرائض منصبی کا حصہ ہے۔ چنانچہ صوبہ پنجاب میں اس طرح کے سرکاری حرکاروں کی بہتات ہے۔ یہاں PPA کی موجودہ منتخب کابینہ کے 54.16% پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے افسران ہیں۔ 37.5% تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور 29.16% ڈرگ ریگولیشن کے سرکاری افسران ہیں۔ گویا صوبہ پنجاب میں سرکاری ہرکاروں کی مکمل گرفت ہے۔ جنکی موجودگی میں پیشہ فارمیسی کے مفاد میں کسی بھی بڑے کام کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

انتہائی عزیز فارماسسٹ ساتھیو! PPA کے اکثر و بیشتر لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ لاہور شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجوزہ منتخب صوبائی کابینہ کے 54.16% منتخب نمائندگان لاہور شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ صوبائی دارالحکومت میں مقیم ہونا بھی پروفیشنل گروپ کے نزدیک ایک معیار ٹھہرا۔ جس سے نہ صرف علاقائی عصبیت کی بو آتی ہے بلکہ شہروں کی بنیاد پر ماہرین ادویات کی منفی تخصیص کا پہلو اجاگر ہوتا ہے۔ آپ باقی شہروں کے ماہرین ادویات کی پیشہ ورانہ صلاحیت، تعلیمی قابلیت، ادویاتی تجربہ کاری اور سائنسی و تکنیکی تجربہ کاری کی نفی کرتے ہیں۔ جو نہ صرف فارماسسٹ برادری کے لیے زہر قاتل ہے بلکہ ملکی و قومی سطح پہ بھی خطرناک ہے۔ جہاں بلوچستان میں پہلے ہی احساس محرومی ہے، KPK میں سیاسی و انتظامی بے چینی ہے۔ کراچی خون آلودہ ہے۔ اور اندرون سندھ کے باسی پورے پنجاب خصوصاً لاہور کے لیے اپنے مخصوص منفی جذبات رکھتے ہیں۔ چنانچہ پروفیشنل گروپ کی PPA کو قابو رکھنے اور شہر لاہور تک ہی محدود رکھنے کی منفی سوچ پیشہ فارمیسی ہی نہیں بلکہ قومی سلامتی کیلیا بھی خطرناک ہے۔ جس سے سندھو دیش، جناح پور، آزاد بلوچستان، کشمیر اور پختونوں کی مخصوص متعصّبانہ سوچ کو تحریک ملتی ہے۔ مزید برآں؛ اس بدمعاش ٹولے نے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن میں بھی جنرل سیکرٹری کے لیے لاہور میں مقیم ہونا لازمی لکھ دیا ہے۔ PPA کا مرکزی دفتر بھی لاہور میں بنا ڈالا ہے۔ حالانکہ اصولی و تکنیکی بنیاد پر کراچی ادویات سازی، خرید و فروخت اور درآمد و برآمد کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ جس کے بعد سرکاری و قانونی اور تجارتی و پیداواری اعتبار سے اسلام آباد دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ جو جغرافیہ اعتبار سے بھی کشمیر، KPK اور شمالی علاقہ جات کے قریب ہے۔ PPA پر غیر قانونی و غیر اخلاقی تسلط برقرار رکھنے کے لیے اس بدبخت ٹولے نے اس تنظیم کو مرکزی و صوبائی سطح پہ رکھا ہوا ہے۔ حالانکہ آج کے دور میں تو اخباری و نشریاتی صحافت تک مقامی و شہری سطح تک آ چکے ہیں۔ مگر ہم PPA کو ڈویژن ضلع اور تحصیل کی سطح پہ نہیں لا سکے۔ ہم سے تو حکما، ہومیو پیتھک ڈاکٹرز، صحافی برادری اور تجارتی تنظیمیں کئی درجے بہتر ہیں۔ جنہوں نے شروع دن سے ہی مقامی سطح پہ مسائل حل کرنے کے لیے اپنا شاندار پیشہ ورانہ ڈھانچہ وضع کیا۔ حتیٰ کہ اب تو وزارت صحت بھی تحلیل ہو چکی۔ ادویات و طبی شعبہ جات کو سرکاری طور پر بھی صوبائی و مقامی سطح پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ مگر ہم شاید اپنی پیشہ ورانہ بددیانتی و بدنیتی کی وجہ سے اپنی پیشہ ورانہ نمائندہ تنظیم کو موثر انداز میں وضع نہیں کر سکے۔

محترم ساتھیو! الیکشن 2014-16 میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا امیدوار مرکزی صدر ہے۔ جنہیں کل 1532 ووٹ ملے جو پوری فارمیسی برادری کا صرف 7.29% ہے۔ یعنی یہ صاحب اپنے تمام تر شخصی وزن، گروہی مادی وسائل، پیشہ ورانہ پس منظر اور سرکاری جاہ و جلال کو بروئے کار لا کر بھی ماہرین ادویات کے 92.71% لوگوں کا اعتماد

حاصل کرنے میں ناکام رہے۔جنہوں نے بوجہ موجودہ کابینہ پر بھروسہ نہیں کیا یا انتخابی عمل میں حصہ ہی نہیں لیا۔سب کم ووٹ جنرل سیکرٹری کو ملے۔ جسے صرف 7.09% (1473) فارماسٹوں کا اعتماد حاصل ہے۔جبکہ بقیہ 92.99% لوگوں نے انہیں قطعی طور پر مسترد کر دیا۔اسی طرح صوبہ پنجاب کے صدر محترم نے اپنی تعلمی قابلیت، تدریسی پس منظر، گروہی سرکاری اختیارات کے غیر قانونی اور تنظیمی اسباب ووسائل کے غیر اخلاقی استعمال کے باوجود صرف 711 ووٹ لے سکے۔ جو صوبہ پنجاب کی کل فارمیسی برادری کا 7.11% ہے۔چنانچہ یہ صاحب اپنے تمام تر جاہ وجلال، شان وشوکت اور اسباب و وسائل کو بروئے کار لا کر بھی 92.89% ماہرین ادویات کے پیشہ ورانہ اعتماد سے محروم رہے۔ سب سے کم ووٹ نائب صدر راولپنڈی کو ملے۔جنہیں 6.23% (623) افراد کا اعتماد حاصل ہے جبکہ بقیہ 93.77% لوگوں نے انہیں مسترد کر دیا ہے۔چنانچہ یہ بات طے ہو چکی موجودہ PPA کی مرکزی وصوبہ پنجاب کی منتخب قیادت کو 90% سے زائد فارماسسٹ برادری نے مسترد کر دیا ہے۔جو یقیناً قابل غور پہلو ہے۔

اب ذرا الیکشن کمیشن کا احوال ملاحظہ ہو۔جس کی کلی بناوٹ (comprosition) سرکاری ملازمین پر مشتمل ہے۔جناب چیف الیکشن کمشنر صاحب، پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کے افسر ہیں۔یہ صاحب ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے پیشہ فارمیسی کے انتخابات میں اختیارات کے غیر قانونی استعمال اور بد دیانتی ودھاندلی کرانے کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔یہ کسی ذمہ دار ٹھیکیدار کی طرح یہ مکروہ دھندا برپا کرتے ہیں۔جو شخص اپنی انتخابی ذمہ داری کے اخلاقی وقانونی تقاضوں سے انصاف نہیں کر سکا۔بھلا وہ اپنے رزق کا وسیلہ بننے والی تعلیم اور ہنر کے تقاضے کیسے پورے کر سکتا ہے۔اس کی سرکاری ملازمت کی کارکردگی خاک ہوگئی؟ صوبہ پنجاب کے ادویاتی معیار کی بہتری میں کیا خدمات ہونگی۔

دنیا کے کسی بھی انتخابی عمل میں چیف الیکشن کمشنر اور اس کے متعلقہ تنظیمی عملہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔چنانچہ ہم یہاں امیدواروں کی سیاسی، گروہی اور فکری وابستگی سے ہٹ کر صرف انتخابی عمل ہی کا تحقیقی جائزہ لیں۔تو یہ بات باآسانی محسوس کی جاسکتی ہے کہ سرکاری وحکومتی اختیارات کا غیر قانونی اور کھلم کھلا استعمال کیا گیا ہے۔لاہور میں جناب چیف الیکشن کمشنر صاحب اور ان کو ہدایات جاری کرنے والے صوبہ پنجاب کے چیف ڈرگ کنٹرولر اور ان کے تمام تر سرکاری کارندے جلوہ افروز تھے۔ملتان، خانیوال، بہاولپور، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، راجن پور اور لیہ کو قابو کرنے کی ذمہ داری نشتر ہسپتال کے چیف فارماسسٹ کو سونپی گئی۔بہاولپور لودھراں اور بہاولنگر کے لیے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ایک پروفیسر کو نامزد کیا گیا۔رحیم یار خان کے لیے مقامی ڈرگ انسپکٹر کو احکامات جاری کیے گئے۔راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاقہ کے لیے مقامی ڈرگ کنٹرولر کو نامزد کیا گیا۔کراچی کے لیے ایک سابقہ ڈرگ کنٹرولر کو انتخابی منتظم بنایا گیا۔جبکہ فیصل آباد اور سرگودھا کے لیے مقامی ڈرگ کنٹرولر کو انتخابی عمل کے انتظامات کا نگران نامزد کیا گیا۔بلوچستان میں بھی ایک ہاسپٹل فارماسسٹ کو انتخابی منتظم مقرر کیا گیا۔گویا پورے پاکستان میں جہاں شرح تناسب (ratio proportion) کے اعتبار سے بھی غیر سرکاری فارماسسٹ سرکاری سے کہیں زیادہ ہیں۔ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت طے شدہ انتخابات

(engineerd election) کرائے گئے۔ الیکشن کمیشن نے اعداد وشمار اور عددی قوت کو نظر انداز کر کے سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کا بہترین سامان فراہم کیا۔ حالانکہ یہ مراعات یافتہ طبقہ پوری فارماسسٹ برادری کا 15% سے زیادہ نہیں ہے۔ جو سرکاری ادویاتی اختیارات کا حامل ہے۔ بین الاقوامی ادویات وصحت کے اداروں پر قابض ہے۔ پیشہ فارمیسی کے سیاہ وسفید کا مالک اور ادویات کی دنیا کا بے تاج بادشاہ ہے۔ گویا یہ ایک محدود طبقہ سرکاری اختیارات کے ناجائز استعمال سے نہ صرف ماہرین ادویات کی مضبوط پیشہ ورانہ نمائندگی کو مجروح کرتا ہے۔ بلکہ ملک وقوم کو معیاری ادویاتی نظام کی فراہمی میں رکاوٹ بننے کا مجرمانہ کردار ادا کر رہا ہے۔ جو یقیناً ایک غیر منطقی اور مکروہ فعل ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

بہت محترم فارماسٹ بھائی اور بہنوں! میں اپنے پورے وثوق سے تو یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ مگر قرائن کہتے ہیں کہ شاید سیکرٹری ہیلتھ نے پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے فارماسسٹ افسران کو اختیارات کے ناجائز استعمال کی کھلی چھٹی دی ہے۔ خصوصاً چیف الیکشن کمشنر صاحب جو صوبائی کوالٹی کنٹرول کے انچارج بھی ہیں۔ اور چیف ڈرگ کنٹرولر جو پروفیشنل گروپ کے سربراہ (god father) ہیں، نے سرکاری اختیارات کا بابانگ دہل استعمال کیا۔ منطقی اعتبار سے سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کا سہرا جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے سر ہے۔ جو سارے صوبائی اداروں کے سربراہ ہیں۔ ہر ادارے کی تمام تر سرگرمیوں کے براہ راست ذمہ دار ہیں۔ متعلقہ سرکاری افسران کے ہر فیصلے پالیسی، نوٹیفکیشن اور ریگولیشن میں ان کی منشاء اور مرضی شامل ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ فارماسسٹ برادری کے اس پیشہ ورانہ انتخابات میں سرکاری اختیارات کے غیر قانونی کے استعمال کی سرکاری سطح پر تحقیق کی جائے۔ متعلقہ افراد کے اس مکروہ جرم کی تفتیش کی جائے۔ ان کو ایسی عبرتناک سزا دی جائے کہ آئندہ کسی سرکاری افسر کو اپنے سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کی جرأت نہ ہو۔ ورنہ پوری قوم کے ساتھ فارمیسی برادری بھی پینتیس (35) پنکچر کی افسانوی کہانی کو سچ مان لیں گے۔ مقناطیسی سیاسی کی عدم دستیابی کا یقین نہیں کریں گے۔ الیکشن کمیشن کے لیے رفعت و بے حثیت ہونے کے قائل ہوجائنگے۔ نادرا کے سربراہ کو انتخابی عمل کے معائنہ کاری سے انکار نہ کرنے کی پاداش میں عہدہ سے برخاستک کرنے کے پس منظر سے آگاہ ہوجائنگی۔

میرے محترم فارماسٹ بھائیو اور بہنو! بات صرف یہی ختم نہیں ہوجاتی۔ بلکہ اس کے اثرات ونتائج دور تلک جاتے ہیں۔ کیونکہ پیشہ فارمیسی کی یہ غیر قانونی، کمزور، لاغر اور کسی بھی اخلاقی جواز سے خالی قیادت کوئی نمایاں کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ بلکہ شاید انہیں پیشہ فارمیسی کے مسائل کا صحیح ادراک بھی نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کبھی آواری ہوٹل میں ہوتے ہیں۔ کبھی کسی ادویاتی تعلیمی ادارے میں کسی ورکشاپ کی صدارت فرمارہے ہوتے ہیں۔ کبھی پرل کانٹیننٹل ہوٹل میں نظر آتے ہیں۔ کبھی لاہور جمخانہ میں کسی شخصیت کو استقبالیہ دیتے ہیں۔ کبھی **488/G** جوہر ٹاؤن میں بڑے کھانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ دو سال اسی طرح عیاشی کریں گے۔ قیادت کی مراعات سے محضوض ہونگے۔ پھر دوبارہ اپنے عہدوں اور سرکاری اختیارات کا غیر قانونی استعمال کریں گے۔ ماہرین ادویات کو ہراساں کر کے اپنا مکروہ تاریخی کھیل کھیلیں گے۔ لیکن فارمیسی

کے حقیقی اور بنیادی مسائل کو کبھی حل نہیں کرینگے۔ یہ تو ابھی تک شہر فیصل آباد کے رہائشی حافظ صدیق سیفی کی دادرسی نہیں کر سکے۔ جس نے 18 جنوری 2011 کو 5:57am پر اسی گروپ کے PPA کے صدر کے نام پیشہ ورانہ ظلم و ناانصافی کے خلاف مدد کے درخواست کی تھی۔ آج اس خط کو چوتھا سال ہو گیا ہے۔ مگر اسکے مسائل جوں کے توں ہی ہیں۔ اگر ہم ان کے مکروہ کردار کو مزید کھل کے بتانا چاہیں۔ تو صورتحال کچھ یوں ہو گی۔ کہ مریض دوائی مانگے اور یہ کہیں کہ لسی پیو۔ جانا کراچی ہو یہ کہیں پشاور کا ٹکٹ لے لو۔ بھوکا روٹی مانگے یہ کہیں نماز پڑھو۔ سوال گندم کریں گے یہ جواب چنا دیں گے۔ جو بتانے والی بات ہے وہ یہ ہے کہ اس بددیانت گروہ کو ماہرین ادوایات کے حقیقی مسائل تک کا ادراک نہیں۔ ان لوگوں کی ترجیحات ہی کچھ اور ہیں۔ یہ کبھی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کرینگے۔

اگلی بات جو میں اپنے فارماسٹ بھائیوں کے گوش گزار کرنا چاہوں گا۔ کہ PPA کی موجودہ منتخب کابینہ، عملی طور پر حکومت پاکستان اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی متبادل اجتماعیت (B-team) ہے۔ یہ وہی بات کریں گے جو سیکرٹری ہیلتھ، وزیر مملکت یا وزیر اعلی صاحب کریں گے۔ یہ حکومتی فیصلے سے ہٹ کر، فارماسسٹ برادری کے مفاد میں ایک لفظ بھی کہنے کی جرات نہیں رکھتے۔ یہ اپنی برادری کے حقوق کا تحفظ نہیں بلکہ سرکاری فیصلوں کا نفاذ کریں گے۔ سرکاری حکمت عملی (Policies) کا نفاذ (Enforcement) کریں گے۔ چنانچہ اصولی اعتبار سے PPA اپنی حقیقی افادیت کھو چکی ہے۔ یہ ایسا چراغ ہے جس کی روشنی نہیں۔ ایسی دوا ہے جس میں اثر نہیں۔ ایسی گاڑی ہے جو چلتی نہیں۔ ایسا کارخانہ ہے جہاں کچھ نہیں بنتا۔ ایسی تنظیم ہے جسکے اپنے ارکان کی کثیر تعداد انہیں ناپسند کرتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس چراغ کو روشن، دوا کو موثر، گاڑی کو چلتا ہوا، اور تنظیم کو ہر دلعزیز کیسے بنایا جائے۔ تو احباب گرامی اس کا حل تلخ اور دشوار ضرور ہے۔ مگر ناممکن نہیں۔ ہمیں PPA ہی نہیں بلکہ پروفیشنل گروپ سے بھی ملک دشمن، غدار اور قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن جانے والے لوگوں کو نکالنا ہوگا۔ ان بددیانت لوگوں کی شناخت قطعاً دشوار نہیں۔ کیونکہ گزشتہ دو دھائیوں سے نہ ان کے لچھن بدلے۔ نہ لہجے میں تبدیلی آئی۔ نہ انداز و بیان میں تغیر برپا ہو۔ چنانچہ ہمیں ان کے خلاف یکسو و یکجان ہونا ہوگا۔ ان کی شناخت اور پہچان میں پوری برادری کی راہنمائی کرنا ہوگی۔ ان کی کڑی نگرانی اور ہر سطح پر ہر نوعیت کا پیچھا کرنا ہوگا۔

آخری بات جو آج کی اس تحریر کو توسط سے کہنا چاہیں گے کہ PPA پر مسلط پروفیشنل گروپ کو اپنی طاقت کا زعم ہوگا۔ سرکاری اختیارات اور جاہ و جلال کا بہت مان ہوگا۔ لیکن ہم فارماسسٹ الائینس کے توسط سے ان کے تمام تر غرور و تکبر، شان و شوکت اور جاہ و جلال کو اپنے پاؤں کی نوک پر رکھتے ہیں۔ ہم ان کے سرکاری اختیارات کے غلط استعمال سے خوفزدہ و ہراساں کرنے کی تمام تر ترکیبوں کو ان کے منہ پر مارتے ہیں۔ ہم جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو یہ پیغام دینا چاہیں گے۔ جناب اعلی آپ اپنے ان سرکاری حرکاروں کے ذریعے فارماسسٹ برادری کو غلام بنانے کی کوششیں چھوڑ دیں۔ ہم چیف سیکرٹری، سیکرٹری ہیلتھ اور قابل احترام وزیر مملکت ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی سے بھی گزارش کریں گے کہ سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کے ذریعے قوم کو بہتر ادویاتی سہولیات کی فراہمی میں رکاوٹیں کھڑی کرنا چھوڑ دیں۔ یہ

صرف فارماسسٹ برادری ہی نہیں بلکہ پوری قوم کے ساتھ بددیانتی و ناانصافی ہے۔لہذا ہم نہ ان کے سرکاری اختیارات سے مرعوب ہیں۔نہ ان کے اسباب ومسائل سے خوفزدہ ہیں۔ہم ان کا سینہ سپر ہوکر مقابلہ کریں گے۔ان کے مکروفریب کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں گے۔قوم کو غیر معیاری ادویاتی نظام کی فراہمی کے خلاف کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔اور اپنی مقدس جدوجہد کو ہمیشہ جاری رکھیں گے۔کیونکہ دنیا میں فیصلے اسباب ووسائل اور قوت واختیارات کی بنیاد پر نہیں ہوتے بلکہ مقصد کی سچائی اور منزل کی اونچائی کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔جس کا قرآن نے بھی فیصلہ کیا ہے؛۔

جاء الحق و ذ هق الباطل ان الباطل کان ذھو کا.

ترجمہ :**"بیشک جب حق آتا ہے تو باطل چلا جاتا ہے۔بے شک باطل جانے ہی کیلئے ہے "۔**

فارماسسٹ الائینس۔ پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن۔